جلد ۲۶ | ۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۷ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ مئی - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ایک مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ ان کی جگہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

چند روز سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب روز آنہ نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قوالی کا رُوحانیت سے کوئی تعلق نہیں

"پنجاب و ہندوستان کے سجادہ نشین اور گدیوں کے پیرزادے قوالوں کے گانے اور ھو حق کے نعرے مارنے اور الٹے سیدھے لٹکنے ہی میں اپنی معرفت اور کمال کا انتہا جانتے ہیں۔ اور ناواقف پیر پرست ان باتوں کو دیکھ کر اپنی رُوح کی تسلی اور اطمینان ان لوگوں کے پاس تلاش کرتے ہیں۔ مگر غور سے دیکھو۔ کہ یہ لوگ اگر فریب نہیں دیتے تو اس میں شک نہیں ہے کہ فریب خوردہ ضرور ہیں۔ کیونکہ وُہ سچا رشتہ جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے جس کے حقیقی پیوند سے ایک نور اور روشنی نکلتی ہے۔ اور ایسی لذت پیدا ہوتی ہے۔ کہ دوسری کوئی لذت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کو ان قلابازیوں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ہم نہایت نیک نیتی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہماری نیت کیسی ہے۔ پوچھتے ہیں۔ کہ اگر اس قسم کے مشغلے عبادتِ الٰہی اور معرفت الٰہی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی روح کے کمال کا باعث بن سکتے ہیں۔ تو پھر بازیگروں کو معرفت کے معراج پر پہونچا ہوا سمجھنا چاہیئے۔ اور انگریزوں نے تو ان کھیلوں اور کرتبوں میں اور بھی حیرت انگیز ترقیاں کی ہیں۔ اور باوجود ان ترقیوں کے ان کی معرفت خدا کی نسبت یا تو یہ ہے کہ وُہ سرے سے ہی منکر اور دہریہ ہیں۔ اور اگر اقرار بھی کیا ہے۔ تو یہ کہ ایک ناتوان بے کس انسان کو جو ایک عورت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ خدا بنا لیا۔ اور ایک خدا کو چھوڑ کر تین خداؤں کے قائل ہوئے جن میں سے ایک کو ملعون اور ہاویہ میں تین دن رہنے والا تجویز کیا۔ اب اے دانشمندو! سوچو۔ اور اے سلیم فطرت والو! غور کرو۔ کہ اگر یہی الٹا سیدھا لٹکنا اور طبلہ اور سارنگی ہی کے ذریعہ خدا کی معرفت اور انسانی کمال حاصل ہو سکتا تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس فن میں ماہر اور موجد انگریزوں کو جو قسم قسم کے باجے۔ اور گانے کے سامان نکالتے ہیں ایسی ٹھوکر لگی۔ کہ یا خدا کے بالکل منکر یا تثلیث کے قائل ہو گئے۔ باوجودیکہ دُنیوی امور میں ایجادات اور اختراعات میں ان کی عقلیں ترقی پذیر سمجھی جاتی ہیں۔ پھر اس پر اور بھی غور کرو۔ اور سوچو۔ کہ اگر یہی معرفت کا ذریعہ تھا۔ تو تھیٹروں میں ناچنے والے اور تمام ناچنے اور گانے والے پھر اعلیٰ درجہ کے صاحب دل اور صاحبِ کمال ماننے پڑیں گے۔ افسوس ان لوگوں کو خبر ہی نہیں۔ کہ خدا کی معرفت ہوتی کیا ہے۔ اور انسانی کمال نام کس کا ہے۔ وُہ شیطانی حصہ کی شناخت نہیں کر سکے۔ انہوں نے صرف چند قطرے آنسوؤں کے بہا لینا اور دو تین چیخیں مار دینا ہی رُوح کی تسلی اور اطمینان کا موجب سمجھ رکھا ہے۔ . . ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اسکی خشیت کا غلبہ دل پر ہو۔ اور اس میں ایک رقت اور گداز ش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکل آئے ہے

خانصاحب فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر آف چارسدہ کی افسوسناک وفات

یہ خبر نہائت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب خانصاحب فقیر محمد خان صاحب ایگزیکٹو انجنیئر آف چارسدہ جو سلسلہ کے نہائت مخلص فرد تھے ۳ مئی کو ناگہانی وفات پا گئے۔ اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ۳ مئی شام کے وقت خان صاحب فقیر محمد صاحب معہ دو اور اصحاب کے وکٹوریہ میموریل ہال پشاور کی چھت پر چڑھے۔ اس ہال میں سرحدی اسمبلی کا گزشتہ اجلاس ہوا تھا۔ اور ان دنوں اس کی مرمت کی جا رہی تھی۔ کہ اچانک چھت گر پڑی اور تینوں اصحاب فرش پر آ پڑے۔ خان صاحب اور ان کا ایک ساتھی اس حادثہ عظیمہ کی وجہ سے اسی وقت وفات پا گئے۔ اور تیسرے کو نازک حالت میں ہسپتال پہونچایا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمیں اس صدمہ میں جناب خان صاحب کے تمام خاندان بالخصوص ان کے بڑے بھائی جناب خان محمد اکرم خان صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ گزشتہ سال خان صاحب کا نوجوان لڑکا لفٹننٹ نثار احمد خان سوڈان میں مارا گیا تھا اور اب اس حادثہ کی وجہ سے ان کی اپنی وفات ہو گئی۔ بیرونی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر خان صاحب کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

تعزیت کی قراردادیں

(۱) جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور نے اپنے اجلاس ۳ مئی میں حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری کی ناگہانی جوانا مرگ پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ اور ان کے والد صوفی علی محمد صاحب سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ (۲) جماعت احمدیہ مزنگ نے اپنے غیر معمولی جلسہ میں حافظ بشیر احمد صاحب کی ناگہانی موت پر انتہائی رنج اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور صوفی علی محمد صاحب اور دیگر پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور دعا کی گئی۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے صوفی صاحب اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست ہائے دعا

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال بی۔ اے کا اور طیبہ صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب انکی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد صاحب بشیر کراچی ابتدائی عدالت کے حکم کے خلاف سیشن جج میں اپیل کرنے والے ہیں۔ اس کی کامیابی کے لئے چوہدری عبدالرشید صاحب تبسم بی۔ اے ادجلہ ضلع گورداسپور کا بھائی عبدالشکور بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے اسکی صحت کے لئے محمد تقی صاحب حیدرآباد دکن کا لڑکا بشیر احمد اور ملک عنائت اللہ خانصاحب دہوری ریاست پٹیالہ خود ایک امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے ایک احمدی اللہ دتا صاحب ۲۴ اپریل کو سیتاپور کے قریب ریل گاڑی کے الٹ جانے سے زخمی ہو گئے ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ایران کے ایک زرتشتی سیاح کا قبول اسلام

منوچہر صاحب ایرانی نے جو کچھ عرصہ سے ہندوستان کی سیر و سیاحت کر رہے ہیں اور جن کا مختصر ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے حسب ذیل مکتوب برائے اشاعت ارسال کیا ہے:۔

مدیر محترم جریدہ الفضل قادیان

ایں بندہ منوچہر ایرانی کہ امروز مختصر شرحے از بیا ہتم در آں جریدہ درج فرمودہ بودید مے خواستم کہ مختصر نظریہ در بارۂ فرقہ برادران نجیب احمدیہ اظہار نمائم۔ بورود قادیان یا مدینۃ المسیح احساس نمودم کہ ایں شہر غیر از ہم شہر ہائے دیگرے است۔ کہ من تا حال سیاحت نمودہ ام۔ وخصوصاً موقعیکہ با اہالی نجیب و عالم ایں مقام صحبت واقع شدم برمن واضح شد۔ کہ ایں فرقہ صدیق تریں وحقیقی تریں مسلمان در روئے کرۂ ہست۔ کہ تماماً دارائے صفاتِ پسندیدہ۔ عالم۔ نجیب۔ خوش اخلاق وقلب پر از محبت دارند۔ بندہ بااینکہ زرتشتی و سابقاً بطرف اسلام چنداں خوش بیں نبودم۔ وے امروز بدل و جان رویہ و روش اسلام را قبول مے کنم۔ اگرچہ مقصود از مسافرت بندہ بیشتر برائے زیارتِ خلیفۃ المسیح بود و متاسفانہ موفق بدیدار مبارک شاں نشدم۔ وے امید دارم کہ در مسافرتم بلوچستان بسندھ از ملاقاتش مشرف شوم۔ و نظر بہ کسالتے کہ چند روز است پیدا نمودہ ام۔ اگر خدا راست بیاور د فردا خیالِ مسافرت دارم۔ ازیں جہت مے خواہم۔ از تمام برادران احمدیہ خودم کہ محبت فوق العادہ از ایشاں دیدہ ام اظہار امتنان نمائم۔ خصوصاً جناب آغائے عبدالمغنی خان صاحب وجناب آغائے ذوالفقار علی خان صاحب گوہر۔ وجناب آغائے مفتی محمد صادق صاحب کہ اشخاص عالم۔ وفاضل قادیان ومرا شیفتۂ اخلاق خود شاں نمودہ اند واز کسب روحی ومعنوی ایشاں بہ حقیر سپاس گزار ہستم

سپاس گزار منوچہر آرین

اس خط کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

مدیر محترم اخبار الفضل قادیان

خاکسار منوچہر ایرانی جس کی سیاحت کے متعلق ایک مختصر بیان آج آپ نے اپنے موقر اخبار میں درج فرمایا ہے۔ چاہتا ہے کہ احباب جماعت احمدیہ کے متعلق مختصر طور پر اپنی رائے کا اظہار کرے۔ قادیان یعنی مدینۃ المسیح میں وارد ہونے پر میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ شہر دوسرے تمام شہروں سے جن کی میں نے اس وقت تک سیاحت کی ہے ممتاز ہے۔ اور خصوصاً یہاں کے نہائت شریف طبع باشندگان اور علماء سے ملاقات کرنے کے بعد یہ بات مجھ پر واضح ہو گئی ہے۔ کہ روئے زمین پر سچا اور حقیقی اسلامی فرقہ فرقہ احمدیہ ہی ہے۔ اور تمام احمدی پسندیدہ صفات کے مالک۔ عالم۔ شریف۔ خوش اخلاق اور محبت سے پُر دل رکھنے والے ہیں۔ اور میں باوجودیکہ زرتشتی ہوں۔ اور اس سے قبل اسلام کے متعلق مجھے چنداں حسن ظن بھی نہیں تھا آج دل وجان سے اسلام قبول کرتا ہوں۔ اگرچہ یہاں آنے سے میرا مقصد زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ میں آپ کی زیارت سے مشرف نہیں ہو سکا تاہم مجھے امید ہے کہ بلوچستان کو جاتے ہوئے سندھ میں آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرونگا چند دن سے میری طبیعت علیل ہے۔ اگر خدا نے صحت دی۔ تو میرا خیال ہے کل اپنے سفر پر روانہ ہو جاؤنگا۔ لہذا میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنے تمام احمدی بھائیوں کا جنہوں نے میرے ساتھ نہائت محبت و مودت کا سلوک کیا ہے شکریہ ادا کروں۔ میں خصوصاً جناب محترم عبدالمغنی خانصاحب وجناب محترم ذوالفقار علی خانصاحب اور جناب محترم مفتی محمد صادق صاحب جو قادیان کے اہل علم و فضل اصحاب میں سے ہیں شکرگزار ہوں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے ... اخلاق فاضلہ کے باعث مجھے اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔ میں نے ان سے جو روحانی اور معنوی اکتساب کیا ہے۔ اس کے لئے اپنا حقیر ہدیہ سپاس پیش کرتا ہوں۔ سپاس گزار منوچہر آرین (حال مقیم قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۹۳۸ء

آریوں کی طرف سے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوششیں

دردمند مسلمانوں سے دردمندانہ گزارش

سکرٹری صاحب ترقی اسلام قادیان نے حال میں چند روز کے آریہ اخبارات میں شائع شدہ شمار واعداد پیش کرکے بتایا تھا۔ کہ آریہ صاحبان کس سرگرمی اور کوشش سے جاہل۔ دین سے ناواقف۔ اور غریب مسلمان مردوں اور عورتوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرا رہے ہیں۔ مثلاً ایک دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور نے ماہ جنوری اور فروری میں ۴۰۵ مسلمان کہلانے والوں کو آریہ بنایا۔ اس کے ساتھ ہی دس ہندو عورتوں مردوں کو مسلمان ہونے سے روکا۔ آریوں کے اسی قسم کے مشن قریباً ہر جگہ کام کر رہے ہیں۔ جن کی رپورٹیں آریہ اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور مسلمانوں کی حالت زار کا مرثیہ پڑھتی رہتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ سیاسیات میں دلچسپی رکھنے والے تو اس قسم کے دل خراش امور کا ذکر سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اور مذہبی راہنماؤں کی جو حالت ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان میں سے کچھ تو غیر مسلم سیاسی اداروں کے زرخرید غلام بن چکے ہیں اور باقی ایسی حالت میں ہیں۔ کہ نہ انہیں اسلام کا درد ہے۔ نہ اس کے متعلق صحیح واقفیت اور نہ اسلام کی تعلیم کے مطابق عملی حالت۔ وہ نہ تو اس قابل ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے سکیں۔ اور نہ اس قابل۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو ارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کر سکیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ آریہ اور عیسائی کثرت کے ساتھ مسلمانوں کو مرتد کرتے چلے جا رہے ہیں؛

ان رنجیدہ حالات اور واقعات سے متاثر ہو کر قادیان میں ایک انجمن ترقی اسلام قائم کی گئی ہے اور چونکہ مسلمان کہلانے والوں کے ارتداد کی روک تھام کرنا ہر دردمند اور سمجھدار مسلمان کا فرض ہے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اور خواہ دوسروں کے ساتھ اس کے عقائد میں کتنا ہی فرق ہو۔ اس لئے اس انجمن کا دروازہ ہر مسلمان کے لئے کھلا رکھا گیا ہے تاکہ جہاں ہر عقیدہ کے مسلمانوں کو اس کار ثواب میں کسی نہ کسی طرح حصہ لینے کا موقعہ مل سکے۔ وہاں اجتماعی طور پر معاندین اسلام کے مقابلہ میں ایسا محاذ قائم کیا جا سکے۔ جو نہایت وسیع اور بہت مضبوط ہو۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جس جوش و خروش سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی۔ اس کا عشر عشیر بھی اس وقت تک نہیں کی گئی؛

کچھ عرصہ سے آریوں نے خصوصیت سے اضلاع کانگڑہ۔ ہوشیار پور۔ اور ریاست جموں کے مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنا رکھا ہے۔ اور چونکہ ان علاقوں کے مسلمانوں میں جہالت۔ غربت۔ توہم پرستی۔ اور ہندو رسوم سے وابستگی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ بہت جلد ان کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ مسلمانوں کی کوئی تبلیغی انجمن ان علاقوں میں کچھ بھی نہیں کر رہی۔ اور اگر چندے یہی حالت رہی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ ارتداد کا ایسا سیلاب بہہ پڑے گا۔ جو ان علاقوں کے اکثر مسلمانوں کو بہا کر لے جائے گا۔ اور اس وقت اس کی روک تھام ناممکن ہو جائے گی۔ ضرورت ہے۔ کہ دردمند مسلمان اس طرف فوری توجہ کریں۔ اور جس رنگ میں امداد دے سکیں۔ اس کی اطلاع سکرٹری صاحب ترقی اسلام قادیان کو دیں۔ تاکہ وہ ایک نظام کے ماتحت ضروری کارروائی کر سکیں۔ اس موقعہ پر اختلاف عقائد کے سوال کو قطعاً نہیں چھیڑنا چاہیئے۔ بلکہ کوشش یہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے۔ اور اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ وہ مخالفین اسلام کی صف میں کھڑے ہونے سے بچ سکیں۔ اس وقت تک جہاں جہاں انجمن ترقی اسلام کی شاخیں کھل چکی ہیں۔ اور سکرٹری مقرر ہو چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ مسلمانوں میں اس خطرہ کا پورا پورا احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جو آریوں کے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی وجہ سے پیدا ہو چکا ہے اور ان کو ممکن امداد دینے پر آمادہ کریں؛

انبیاء کی جماعتوں پر ادوار ابتلا

انبیاء کی جماعتیں صبر آزما مشکلات ومصائب میں ڈالی جاتی ہیں اور یہ شروع سے ہی خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ انہیں مایوس کرے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے ایمان مضبوط ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل ہوئے۔ ان کو مردہ نہ سمجھو۔ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم جانتے نہیں اللہ تعالےٰ تم کو آزمائشوں میں ڈالے گا۔ کیونکہ یہ اس کا قانون ہے۔ وہ خوف۔ بھوک۔ نقصان جان ومال وہلاکت اولاد کے ذریعہ تمہارے صبر واستقامت کی آزمائش کرے گا۔ اور اللہ کی طرف سے فلاح دارین کی بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جن کا ایمان اس قدر مضبوط ہے۔ کہ جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو مایوس نہیں ہوتے۔ بلکہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر صبر واستقامت میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جو اللہ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہیں۔ اور یہی ہیں جو ہر قسم کی کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔ ہماری جماعت پر بھی جو الٰہی جماعت ہے۔ مشکلات ومصائب کا آنا ضروری ہے۔ جن سے ہمیں ہرگز گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی نصرتوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ یہی وہ طریق ہے۔ جو مومن کو صبر واستقامت پر استوار کرکے اس کے ایمان کو قوی اور مضبوط بناتا ہے۔ اور یہی فلاح کا رستہ ہے؛

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱۹۲) الحاد فی اسماء اللّٰہ

ولله الاسماء الحسنی فادعوه بها وذروا الذین یلحدون فی اسمائه۔ خدا تعالےٰ کے اسماء میں الحاد اس طرح بھی ہوتا ہے۔ مثلاً جب اس کا نام جبار و قہار ہے۔ تو ضرور ظالم بھی ہوگا۔ یا علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے۔ تو خودکشی بھی کر سکتا ہے جھوٹ بول سکتا ہے حلول کر سکتا ہے اپنا بیٹا یا جورو بنا سکتا ہے۔ یا اپنے جیسا خدا پیدا کر سکتا ہے۔ یا بے پروا ہے اس لئے نیکوں کو تباہ کر دے اور بدوں کو غلبہ دے دے۔ یا بندوں پر ظلم کرنا شروع کر دے۔ وعدہ کر کے توڑ دے۔ باوجود توبہ اور عجز کے اپنے وعید پر اڑا رہے۔ غرض سنت اللہ کے برخلاف یا اپنی عزت علوشان توحید اور صفات کے منافی بھی کام کرتا رہے ایک صورت الحاد کی یہ ہے۔ کہ کوئی کہے کہ میں خدا سے دعا کیوں کروں۔ کیا اسے خود دکھائی نہیں دیتا۔ کہ میرا حال کیا ہے یا یہ اعتراض کہ کیوں کسی بے کس پر فقر و فاقہ نازل کیا۔ کیوں فلاں بیوہ کا اکلوتا لڑکا مر گیا۔ اور اگر وہ رحیم تھا تو کیوں کسی کو اندھا پیدا کیا۔ غرض یہ اور اس قسم کی سب باتیں الحاد فی اسماء اللہ ہیں ؛

(۱۹۳) فاتوا حرثکم انیٰ شئتم

نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انیٰ شئتم (بقرہ) تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیوں کی طرح ہیں۔ سو جدھر سے چاہو ان کے پاس آؤ۔ اس پر آریہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت کا ایک ایک لفظ اپنے اندر حکمت رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ عورتیں کھیتیاں ہیں بلکہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں۔ یعنے نہ تمہیں اپنے کھیت کے سوا دوسرے کھیت میں کاشت کی اجازت ہے۔ نہ وہ کسی اور کے لئے کھیتی ہو سکتی ہیں۔ جیسے آریہ دھرم میں ہے۔ فاتوا حرثکم انیٰ شئتم میں کس قدر حیا والے باپردہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ کہ جس کی حد نہیں۔ اعتراض ان کا انیٰ شئتم پر ہے۔ لیکن اعتراض جب وزنی ہوتا کہ فاتوا حرثکم انیٰ شئتم نہ ہوتا۔ بلکہ فاتوھن انیٰ شئتم ہوتا۔ وہاں تو کھیت میں ہر طرف سے آنے کی اجازت ہے۔ نہ کہ بنجر زمین میں۔ نیز قدموا لانفسکم بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ اور دوسری جگہ تو قرآن نے اندھوں کی آنکھیں بھی کھول دی ہیں۔ یعنے فاتوھن من حیث امرکم اللہ سو اس آیت پر اگر آریہ اعتراض کریں۔ تو یہ کہنا چاہیئے۔ کہ یہ آیت تو نیوگ کی تردید اور اس کے حرام کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے۔

(۱۹۴) بدھ اور مسیح علیہما السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک یہ اصل بھی دنیا میں پیش کیا ہے۔ کہ جس نبی کی جماعت اور مذہب دنیا میں قائم ہو جائے۔ اور جلد تباہ و برباد نہ ہو جائے۔ تو اس کی بابت یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ نبی اور وہ مذہب ابتداء میں ضرور سچے تھے۔ گو مرور زمانہ سے بعد میں وہ مذہب بگڑ گیا ہو۔ اس اصل پر ہم حضرت بدھ علیہ السلام کو بھی اور انبیاء کی طرح راستباز نبی مانتے ہیں۔ کیونکہ ان کی قبولیت ہو گئی۔ ان کا مذہب دنیا کے ایک بڑے حصہ میں پھیل گیا۔ اور صدیوں سے قائم ہے۔ اس اصل کو غالباً ایسی آیتوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ اول اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ دوسرے جھوٹا نبی جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ یعنی قطع وتین کی آیت تیسرے وترکنا علیه فی الاخرین بھی انبیاء اور ان کے سلسلہ کے بقاء کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اب بدھ مذہب کو اصل میں سچا مان کر اور بدھ علیہ السلام کو اس طرح نبی تسلیم کر کے ایک مشکل یہ آن پڑتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مسیح علیہ السلام کو کہا ہے۔ کہ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا الیٰ یوم القیامه۔ اس کے معنی حضرت خلیفہ اول یہ کیا کرتے تھے۔ کہ مسیح کے سچے پیرو مسلمان اور عرفی پیرو عیسائی ان کی سب منکر قوموں پر حاکم رہیں گے۔ یعنی دنیا میں یا مسیحی حکومت ہوگی یا اسلامی باقی سب ان کے ماتحت ہوں گے۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کا ایک عظیم الشان حصہ یعنی چین و جاپان نہ عیسائیوں کے ماتحت ہے نہ مسلمانوں کے۔ اس لئے مجھے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ غالباً خود بدھ علیہ السلام ہی مسیح ناصری تھے۔ کیونکہ دونوں نبی ہندوستان میں رہے۔ اور زمانہ بھی قریب قریب ہے۔ دونوں صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ ان کی صرف اخلاقی تعلیم ہے اور رہبانیت ترک دنیا اور نرمی پر زور ہے وہ بھی شہزادہ نبی اور یہ بھی شہزادہ نبی۔ وہ بھی عقلی باتیں اور تمثیلیں بیان کرتے تھے۔ اور بدھ کے تو معنی ہی عقل کے ہیں۔ اور دونوں جمالی رنگ کے تھے نہ کہ جلالی۔ غرض کچھ تعجب نہیں کہ دونوں ایک ہی ہوں۔ خصوصاً جب آیت قرآنی کہتی ہے۔ کہ مسیح کے منکر کبھی متبعین مسیح کے جوئے سے باہر نہیں رہ سکتے۔ اور بدھ لوگ اس جوئے سے باہر ہیں۔ پس یا تو یہ مسلک دراصل سچی ہے۔ یا کوئی اور تاویل ہوگی۔ جس پر کوئی اور صاحب روشنی ڈالیں گے۔ ورنہ ظاہر بات تو یہی معلوم ہے۔ واللہ اعلم

(۱۹۵) عرفت ربی بفسخ العزائم

کسی بزرگ کا مشہور قول ہے کہ عرفت ربی بفسخ العزائم یعنے میرے نزدیک خدا کے وجود کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ باوجود ہمارے پختہ ارادوں اور درست تجاویز کے پھر بھی وہ سارے ارادے اور تدبیریں دھری رہ جاتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی اور متصرف ہستی ہماری سکیموں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ بس وہی خدا ہے۔ انسان کی کوششوں کا بیکار ہو جانا اور اس کی خواہشات کا پورا نہ ہونے پانا کسی بالا ہستی کا ثبوت ہے قرآن مجید میں اس مضمون کی یہ آیت ہے ام للانسان ما تمنیٰ۔ فلله الاخرة والاولیٰ (النجم) واقعی انسان کے مخلوق ہونے کا ثبوت یہی ہے۔ کہ اس کی سب خواہشات پوری نہیں ہوتی ؛

(۱۹۶) لقاء الٰہی کا شوق

ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیٰوة الدنیا واطمانوا بها والذین هم عن آیاتنا غافلون۔ اولئك ماوٰهم النار (یونس) یعنی جو لوگ ہماری ملاقات کا شوق نہیں رکھتے۔ بلکہ دنیا کی زندگی سے راضی اور مطمئن ہیں اور ہمارے نشانات سے غافل ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

(۱۹۷) تدبیر و حکمت مدبّر اور حکیم کے وجود پر دلیل ہیں

الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش یدبّر الامر۔ کلام مجید میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے چھ زمانوں میں آسمان و زمین کو پیدا کیا پھر تخت حکومت پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور تدبیر و حکمت سے کام چلاتا ہے۔ ظاہر کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ لیکن ہر کام میں صرف حکمت و تدبیر ہی نظر آتی ہے۔ یہی ثبوت ہے اس کے وجود کا۔ کیونکہ جب ذرہ ذرہ میں حکمت اور تدبیر صاف صاف اور ظاہر بظاہر نظر آتی ہیں۔ تو کوئی حکیم اور مدبر ان کی پشت پر ضرور ہے ؛

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کا ایک طریق

انبیاء آسمانِ روحانی کے سُورج ہوتے ہیں۔ جو اپنے طلوع کے ساتھ ہی ظلماتی عالم کو بقعۂ نور بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ نیند کے متوالے باوجود اس سورج کے طلوع کے چاہتے ہیں۔ کہ اپنے بستروں میں پڑے رہیں۔ مگر اس کی شعاعیں جن کی تیزی اور حدت میں ہر لمحہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ انہیں کسی کروٹ چین نہیں لینے دیتیں اور آخر وُہ اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ اپنے بستروں سے اٹھ کر یا تو ان لوگوں کی طرح جو روشنی میں کام کاج میں مشغول ہوتے ہیں۔ کام کرنے لگ جائیں۔ یا کسی اندھیرے کمرے میں جا کر بیٹھ رہیں:

وُہ جو سُورج کی روشنی میں کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ وُہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو انبیاء کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے کاموں میں اس نبی کی ہدایات کے ماتحت مشغول ہو جاتے ہیں اور وُہ جو دوسری صورت اختیار کرتے ہیں۔ انبیاء کے منکرین یا منافق ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح کافر انبیاء سے بغض رکھتا ہے۔ اسی طرح منافق کو بھی انبیاء اور اس کی جماعتوں کی کامیابی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اور چونکہ وُہ سورج کی روشنی کو پھیلنے سے تو روک نہیں سکتے۔ اس لئے یہی بہتر سمجھتے ہیں۔ کہ کم از کم اپنی آنکھ موند لیں۔ اور یہ تصور کر کے خوش ہو جائیں۔ کہ جس طرح ہم سُورج کی روشنی سے متنفر ہیں۔ اسی طرح دوسرے بھی ہوں گے۔ مگر ان کا یہ خیال صرف وہم تک محدود ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ تمام دُنیا میں اجالا کر دیتی ہے مگر جس طرح عالم مادی میں یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ جب سُورج کا طلوع ہوتا ہے تو بعض دفعہ اس کے آگے بادل آ جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے سورج کی روشنی اہلِ زمین پر اپنے پورے کمال کے ساتھ نہیں پڑتی۔ اسی طرح عالم روحانی میں انبیاء کے نور کے آگے مخالفت کے بادل چھا جاتے ہیں جن کی وجہ سے وُہ لوگ جن کی روحانی آنکھیں کمزور ہوتی ہیں۔ اندھیرے میں پڑے رہتے ہیں مگر جس طرح سُورج کی شعاعیں ظلماتی پردوں کو آہستہ آہستہ چاک کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اسی طرح انبیاء بھی دلائل و براہین اور معجزات و نشانات سے ظلمات کو دُور کر دیتے ہیں۔ ان کی شعاعیں مخالفت کے پردوں میں سے چھن چھن کر نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور سعادت مند اُن کو شناخت کر لیتے ہیں۔

موجودہ زمانہ بھی زشتِ اعمالی کی وجہ سے تاریک تھا۔ چاروں طرف ظلمت۔ اندھیرا۔ اور گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ مسلمان اپنے مذہب کو بھول چکے تھے عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ جینی۔ زرتشتی اور بُدھ بھی اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کو فراموش کر چکے تھے۔ جس طرح زور کی آندھی میں انسانی قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اسی طرح کفر و شرک کی مسموم ہوا اس زور سے چلی۔ کہ بڑوں بڑوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور وُہ ظلمات میں حیران و ششدر کھڑے رہ گئے۔ ایسی حالت میں ناگاہ قادیان کی مبارک سرزمین سے آفتاب روحانی کا طلوع ہوُا۔ وُہ لوگ جو دوربین نگاہ رکھتے تھے۔ انہوں نے تو سورج کی ایک ہلکی سی شعاع دیکھ کر ہی کہنا شروع کر دیا ؎

ہم غریبوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اور یہ التجا شروع کر دی۔ کہ ہم سے بیعت لیں۔ مگر مخالفت کا بھی بہت بڑا طوفان اٹھا۔ مختلف رنگوں میں اٹھا۔ اور اب تک بڑے زوروں پر ہے لیکن باوجود اس کے اس سُورج کی شعاعیں دُنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

کہنے والے آج بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم کیونکر حضرت مرزا صاحب کو سچا مان لیں۔ مگر اس کا نہایت آسان اور سادہ جواب یہ ہے۔ کہ جس وجہ سے تم نے پہلے انبیاء۔ اور خدا کے برگزیدہ انسانوں کو قبول کیا وہی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود میں بھی پائی جاتی ہے۔ پھر کیوں نہ آپ کو قبول کیا جائے چنانچہ ذیل میں انبیائے کرام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مشابہت پیش کی جاتی ہے:۔

انبیاء غیر معمولی جرأت۔ دلیری اور بہادری کی وجہ سے خدا کے شیر ہوتے ہیں۔ وُہ میدان مقابلہ میں عجب کھڑے ہوں۔ تو اس جوش اور اس تحدی کے ساتھ دُشمنانِ دین کو للکارتے ہیں۔ کہ کسی کو یہ ہمت نہیں پڑتی۔ کہ ان کا مقابلہ کر سکے۔ اور اگر کوئی مقابلہ کے میدان میں اُترتا ہے۔ تو ایسی زک اٹھاتا ہے۔ کہ صدیوں تک زمانہ میں یادگار رہتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی انبیاء کے اسی وصف کے مطابق تمام دُنیا کو مقابلہ کیلئے للکارا۔ مگر کون ہے جو سامنے آیا۔ مگر ناکام نہ ہوُا سو کون ہے جس نے آپ کو رسوا کرنا چاہا۔ اور وُہ خود بُری طرح ذلیل و رسوا نہ ہوُا۔ اسی تحدی کا ایک نمونہ آپ حقیقۃ الوحی میں پیش کرتے ہیں۔ جو در اصل ایک ایسا معیار صداقت ہے۔ کہ آج بھی ہر مخالف اس کے مطابق آپ کے دعوٰے کا صدق معلوم کر سکتا ہے آپ فرماتے ہیں:

"ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے۔ اور ایک مکار اور مفتری خیال کرتا ہے۔ اور میرے دعوائے مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی ہوتی اس کو میرا افترا خیال کرتا ہے۔ وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو۔ یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو۔ اس کو بہرحال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے۔ کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعوٰے کرتا ہے۔ درحقیقت کذاب ہے۔ اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب (یعنی حقیقۃ الوحی) میں لکھے ہیں۔ یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ سب اس کا افترا ہے۔ اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقینِ کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے۔ اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے۔ تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر۔ ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر۔ آمین۔ ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔ اور میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر اس دعائے مباہلہ کے بعد جس کو عام طور پر مشتہر کرنا ہوگا۔ اور کم سے کم تین نامی اخباروں میں درج کرنا ہوگا۔ ایسا شخص جو اس تصریح کے ساتھ قسم کھا کر مباہلہ کرے اور آسمانی عذاب سے محفوظ رہے۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ اس مباہلہ میں کسی میعاد کی ضرورت نہیں۔ یہ شرط ہے کہ کوئی ایسا امر نازل ہو جس کو دل محسوس کر لیں گے" (حقیقۃ الوحی ص۶۸ و ۱۹۲)

یہ معیار ایسا واضح ہے۔ کہ اگر کوئی شخص واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعوٰئی ماموریت میں صادق خیال نہیں کرتا۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ طریق اختیار کرے۔ آج کل دُنیا میں نہایت کثرت سے اخبارات نکلتے ہیں۔ اور یہاں تو صرف تین اخبارات میں اس قسم کی موکد بعذاب حلف درج کرنے کی شرط ہے۔ جو کوئی مشکل امر نہیں۔ پس وہ لوگ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو افترا قرار دیتے ہیں۔ آئیں اور اس پہلو سے خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی صداقت کا امتحان کر لیں۔

سونہہ کی لات وگزاف سے کوئی شخص سچا ثابت نہیں ہوسکتا۔ صادق وُہ ہے جس کے صدق پر خدا تعالےٰ کی تائید گواہ ہو اور کاذب وہ ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کا فعل کاذب ثابت کرے۔ پس اگر کوئی مخالف اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت جانچنا چاہے۔ تو اس کے لئے اب بھی راستہ کھلا ہے۔ وہ آئے اور خدا تعالےٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے۔ مگر اس وقت کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ مخالفت کا طوفان برپا کرنے والوں میں سے کوئی تیار نہیں ہوگا۔ کہ مؤکد بعذاب حلف اٹھائے۔ کیونکہ ان کی فطرت یہ محسوس کرتی ہے کہ یہ موت کا پیالہ اگر انہوں نے مونہہ سے لگالیا۔ تو پھر بچنا محال ہے لیکن بہرحال مخالف خواہ اس امر کے لئے تیار ہوں یا نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت ثابت کرنے کا ایک واضح طریق پیش فرما دیا ہے۔ جو چاہے اب بھی اُسے آزمالے ؂

عورت کی عزّت کی حفاظت کا حکم اسلام میں

ملکی فسادات کے بند کرنے کی ایک راہ

دشمنانِ اسلام کہتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کے ہاں عورت کے لئے کوئی احترام کی جگہ نہیں۔ لیکن حقیقت ثابتہ یہ ہے۔ کہ اسلام نے جس رنگ میں عورت کی عزت اور اس کے مقام کی حفاظت کی ہے اس کی شال پرانی تہذیب میں تو الگ مذاہب عالم میں بھی موجود نہیں۔ کسی مذہب نے عورت کو وہ مقام اور وہ حیثیت نہیں دی۔ جو اسلام نے دی ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے عورت کا جنم گناہوں کا نتیجہ نہیں۔ جیسا کہ ویدک دھرم کہتا ہے۔ پھر عورت نسلِ آدم کو گنہگار بنانے والی نہیں۔ جیسا کہ عیسائیت کا نظریہ ہے۔ بلکہ عورت خدا کی قدرت کا ایک کرشمہ اور مرد کی طرح پیدائشی طور پر بے گناہ اور بے عیب ہے۔ اس نے انسانوں کو گنہگار نہیں بنایا۔ کیونکہ کوئی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ گناہوں سے بچایا ہے۔ اسلام کے ظہور کے وقت لوگ لڑکیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے۔ ان کی ولادت کو منحوس قرار دیا جاتا تھا۔ عورتوں سے وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ انہیں حیوانوں سے بدتر سمجھا جاتا تھا۔ اسلام ہاں صرف اسلام نے ہی تمام قبیح رسوم و عادات کو دور کیا۔ اور عورت کو اس کا اصلی مقام عطا کیا۔ سچ یہی ہے کہ عورت کی ہستی اور اس کی عظمت کا پورا احساس اور اس کے حقوق کی نگہداشت صرف اسلام کے آنے سے ہوئی ہے اور آج بھی اسلام ہی حقوق نسواں کا حامی ہے ؂

عورت خواہ کسی قوم یا کسی مذہب کی ہو قابلِ تعظیم ہے۔ اس کی عزت و حرمت کا پاس کرنا شرافت و انسانیت کا تقاضا ہے۔ متمدن قوموں میں عورت کی عزت کی حفاظت امتیازی خصوصیت ہے۔ امریکہ کے مشہور فلاسفر ایمرسن کا قول ہے کہ "ہر ایک ملک کی تہذیب کا سب سے اعلےٰ مقیاس یہ ہے۔ کہ وہاں عورتوں کی کیا حالت ہے۔" اسلام نے اس بارے میں جو غیر معمولی انقلاب برپا کیا ہے اور انسانی دماغ میں عورت کے لئے جو جذبات احترام پیدا کئے ہیں۔ ان کا اندازہ ذیل کے ایک واقعہ سے ہوسکتا ہے۔

جنگ جمل کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بصرہ میں بنو ازد کے ایک شخص نے کہا واللّٰہ لا تغلبنا ھذہ المرأۃ۔ بخدا اب یہ عورت ہم پر غالب نہ آسکے گی۔ یعنی ہم اس کا کام تمام کردیں گے۔ اس پر سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جن کے بالمقابل لشکر والے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت میں جنگ کر رہے تھے۔ سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا۔

"مہ لا تھتکن ستراً ولا تدخلن داراً ولا تھجن امرأۃ باذیً وان شتمن اعراضکم وسفھن امراءکم وصلحاءکم فان النساء ضعیفات ولقد کنا نؤمر بالکف عنھن وھن مشرکات فکیف اذا ھن مسلمات۔ یعنی خبردار کسی عورت کی بے پردگی نہ کرنا اور نہ ہی کسی گھر میں داخل ہونا بلکہ کسی عورت کو ہجو آمیز کلمات کہکر بھی اذیت نہ پہونچانا۔ خواہ وہ عورتیں تمہاری بے عزتی کے لئے گالیاں دیں۔ تمہارے نیک بزرگوں اور خلفاء کو بے وقوف قرار دیں کیونکہ عورتیں بہرحال کمزور ہیں۔ ہمیں تو اس وقت بھی انہیں ہر قسم کے گزند سے محفوظ رکھنے کا حکم ہوتا تھا۔ جبکہ وہ مشرک تھیں پس اب یہ حرکات کیونکر روا ہوسکتی ہیں حالانکہ اب تو وہ مسلمان بھی ہوچکی ہیں۔"

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۱۱)

حضرت علی کے یہ کلمات صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ اسلام نے مشرک عورت کے معاملہ میں بھی ہر قسم کی تعدی اور زیادتی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ بلکہ ایسی عورتوں کی زیادتی اور بدزبانی کے باوجود مسلمان سپاہیوں کے ہاتھوں اور ان کی زبانوں کو روک دیا ہے۔ اور عملاً بھی اسلامی لشکر کا طرز عمل عورتوں کے معاملہ میں خاص طور پر قابل تقلید ہوتا تھا۔ گویا عورت کی نسوانیت کے پیش نظر جو ترجیحات یورپین اقوام صرف مغربی عورت اور اپنی ہم مذہب عورت کے لئے قائم کر رہی ہیں۔ وہ اسلام نے ملکی اور مذہبی قیود سے بالاتر ہوکر آج سے چودہ صدیاں پیشتر ہر عورت کو عطا کی ہیں۔ اور مسلمان مردوں کا فرض قرار دیا ہے کہ میدان جنگ میں بھی دشمنوں کی عورتوں کی عزت کا پاس کریں۔ زبان یا ہاتھ سے انہیں کوئی دکھ نہ پہونچایا جائے۔ ان کی زیادتی پر بھی صبر کیا جائے۔ اگر مسلمان آج بھی بلا امتیاز مذہب و ملک ہر عورت کی عزت کرنا اپنا شعار قرار دے لیں، اور اس کے تخاطب میں اس کے نسوانی احترام کو ملحوظ رکھیں۔ تو وُہ اسلام کے ایک عظیم الشان حکم پر عمل کرنے والے ہونگے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبی کا عملی نمونہ دکھا سکیں گے۔ کہ اسلام کس حد تک عورت کی تعظیم و توقیر کا حکم دیتا ہے۔ اگر دیگر مذاہب کے لوگ بھی اسی روح کو اختیار کرلیں تو دنیا کے بہت سے فسادات کا یکدم خاتمہ ہوسکتا ہے۔ جب کبھی کسی عورت کی عزت پر حملہ ہو۔ جب کبھی کسی حوّا کی بیٹی کی توہین ہو۔ تو بغیر اس خیال کے کہ وہ عورت مسلمان ہے یا ہندو سکھ ہے یا عیسائی۔ مشرقی ہے یا مغربی۔ حملہ کرنے والے کی مذمت کرنی چاہیئے۔ اور اس کے خلاف شدید طور پر اظہار نفرت کرنا چاہیئے۔ اس طریق سے ملک کے فسادات کا بیشتر حصہ رک سکتا ہے۔ اور ایسا کرنے والے اپنی شرافت اور نجابت کا ثبوت دیں گے۔ اور اس طرح عورت کی عزت محفوظ ہو جائے گی۔ اور یہ اسلام کی ایک امتیازی فضیلت ہے ؂

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ورثاء کے حصص معلوم کرنے کا گوشوارہ

(از مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل)

نمبر شمار	نام ورثاء	جبکہ کوئی وارث نہ ہو (1)	لڑکا یا لڑکے (2)	بیٹی (3)	بیٹیاں (4)	پوتا یا پوتے (5)	پوتی (6)	پوتیاں (7)	بہن حقیقی (8)	کئی بہنیں حقیقی (9)	بھائی حقیقی (10)	کئی بھائی حقیقی (11)	بہن باپ کی طرف سے (12)	بہنیں باپ کی طرف سے (13)	بھائی باپ کی طرف (14)	کئی بھائی باپ کی طرف (15)	بہن یا بھائی ماں کی طرف (16)	کئی بہنیں یا بھائی ماں کی طرف (17)	ماں (18)	دادی (19)	نانی (20)	بیوی یا بیویاں (21)	خاوند (22)	باپ (23)	دادا (24)
1	بیٹی کے لئے	1/2	عصبہ	2/3	2/3	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2
2	دو یا زیادہ بیٹیوں کیلئے	2/3	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3
3	ایک پوتی کے لئے	1/2	×	1/6	×	عصبہ	2/3	2/3	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2
4	کئی پوتیوں کیلئے	2/3	×	1/6	×	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3
5	بہن حقیقی کیلئے	1/2	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	×	×
6	حقیقی بہنوں کیلئے	2/3	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	×	×
7	بہن باپ کی طرف سے	1/2	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	1/6	×	×	×	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	×	×
8	بہنیں باپ کی طرف سے	2/3	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	1/6	×	×	×	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	×	×
9	بہن یا بھائی ماں کی طرف سے	1/6	×	×	×	×	×	×	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/3	1/3	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	×	×
10	کئی بہنیں یا بھائی ماں کی طرف سے	1/3	×	×	×	×	×	×	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	×	×
11	ماں کے لئے	1/3	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	—	1/3	1/3	* ثلث باقی	1/3 * ثلث باقی	1/3	1/3
12	نانی ایک یا کئی کے لئے	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	×	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6
13	دادی ایک یا کئی کے لئے	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	×	1/6	1/6	1/6	1/6	×	1/6
14	ایک بیوی یا کئی بیویاں	1/4	1/8	1/8	1/8	1/8	1/8	1/8	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	—	1/4	1/4
15	خاوند	1/2	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	—	1/2	1/2
16	باپ کیلئے	عصبہ	1/6	عصبہ 1/6	عصبہ 1/6	1/6	عصبہ 1/6	عصبہ 1/6	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	—	عصبہ
17	دادا کیلئے	عصبہ	1/6	عصبہ 1/6	عصبہ 1/6	1/6	عصبہ 1/6	عصبہ 1/6	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	—
18	لڑکا یا لڑکوں کیلئے	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
19	پوتا یا پوتوں کیلئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
20	ایک یا کئی بھائی حقیقی جو ہوں ان کیلئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	×
21	ایک یا کئی بھائی باپ کی طرف سے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ* / ×	عصبہ* / ×	×	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	×
22	چچا ایک یا کئی اگر ہوں تو ان کیلئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ / ×	عصبہ / ×	×	×	عصبہ / ×	عصبہ / ×	×	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	×

کیفیت: [illegible]

علامات و ہدایات بابت گوشوارہ

نمبر شمار	نام علامت یا ہدایت	تشریح
(۱)	عصبہ	عصبہ سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اصحاب الفرائض کے حصہ لینے کے بعد جو حصص بچ جائیں وہ لے لیتا ہے اور اکیلا ہونے کی صورت میں سارا مال اسے ملتا ہے۔ عصبہ دو قسم کا ہوگا۔ اول۔ اگر مذکر کے ساتھ مونث ہو جیسے لڑکی لڑکے کے ساتھ یا پوتی پوتے کے ساتھ یا بہن بھائی کے ساتھ تو ان تینوں صورتوں میں مذکر کو مونث سے دوگنا ملے گا۔ دوم۔ اگر مونث مونث کے ساتھ عصبہ ہو جیسے بہن لڑکیوں یا پوتیوں کے ساتھ ایسی صورت میں اگر بہنوں کے ساتھ بھائی نہ ہو۔ تو بہنیں برابر بقیہ مال تقسیم کریں گی ورنہ تو اوپر والی صورت ہوگی کہ مذکر کو مونث سے دوگنا ملے گا۔
(۲)	$\frac{1}{6}$ + عصبہ	یعنی پہلے بطور وارث کے $\frac{1}{6}$ اور اگر اصحاب الفرائض سے کچھ بچ گیا تو وہ بھی لے لیگا جیسے باپ۔ بیٹی۔ بیٹوں یا پوتیوں کے ساتھ۔
(۳)	عصبہ / ×	یہ اس بات کی علامت ہے کہ ایک حالت میں گر جاوینگے اور دوسری میں وارث جیسا خانہ کیفیت میں نوٹ کیا گیا ہے
(۴)	×	اس سے مراد یہ ہے کہ یہ وارث دوسرے وارث کے ساتھ مل کر کچھ نہیں لے گا۔ جیسے بھائی بیٹے کے ساتھ یا باپ کے ساتھ
(۵)	—	یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ وارث دوسرے ایسے وارث کے ساتھ جس کے نیچے یہ علامت ہو جمع نہیں ہو سکتا جیسے خاوند خاوند کے ساتھ کیونکہ دو خاوند نہیں ہوتے۔ یا باپ باپ کے ساتھ یا ماں ماں کے ساتھ
(۶)	ہدایت	(۱) اگر کسی وارث کے لئے دو یا دو سے زائد حصص الگ الگ ورثاء کے ساتھ جمع ہو جائیں۔ تو ان میں سے جو تھوڑا حصہ ہوگا وہ ملے گا۔ جیسے ماں کو لڑکے کے ساتھ $\frac{1}{6}$ لیکن بہن کے ساتھ $\frac{1}{3}$۔ اگر دونوں ہوں تو ماں کو $\frac{1}{6}$ ملے گا اسی طرح بیوی کو اولاد کے ساتھ $\frac{1}{8}$ اور بہن کے ساتھ $\frac{1}{4}$ اگر دونوں ہوں تو $\frac{1}{8}$ ملے گا۔
”		(۲) ہاں اگر کوئی وارث اپنی جنس کے ساتھ جمع ہو۔ تو اس کو زیادہ ملتا ہے۔ اور غیر کے ساتھ جمع ہو تو کم ملتا ہے اگر کوئی وارث دونوں کے ساتھ جمع ہو۔ تو اس صورت میں زیادہ حصہ ملے گا جیسے بیٹی کو ساتھ بیٹی کے $\frac{2}{3}$ ملتا ہے لیکن ساتھ ماں کے $\frac{1}{2}$ تو اس صورت میں $\frac{2}{3}$ جو زیادہ ہے وہ ملے گا۔
”		(۳) اگر کسی صورت میں وارث کے لئے عصبہ و حصہ جمع ہو جائیں تو اس وقت عصبہ کو لیا جائے گا۔ حصہ مقررہ کو چھوڑ دیا جائے گا۔ مثلاً لڑکی لڑکے کے ساتھ عصبہ ماں کے ساتھ $\frac{1}{2}$۔ اگر دونوں ہوں۔ تو عصبہ والی صورت ہوگی۔

مثال:۔ زید کی وفات کے بعد اس کی بیوی۔ ماں۔ باپ اور بیٹی رہ گئے اس کے ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ کہ بیوی کو جو ملا ۱ پر ہے خانہ ملا ۱ یعنی ماں کے ساتھ ملایا تو $\frac{1}{8}$۔ اسی طرح خانہ ملا ۲۳ باپ کے ساتھ ملایا۔ تو بھی $\frac{1}{8}$ لیکن خانہ ملا ۳ بیٹی سے ملایا تو $\frac{1}{8}$ اس لئے بموجب ہدایت ملا بیوی کو $\frac{1}{8}$ ملے گا۔

ماں جو ملا ۲ پر ہے۔ اگر اس کو بیوی و باپ سے ملایا تو $\frac{1}{3}$ ملا لیکن بیٹی سے ملایا تو $\frac{1}{6}$۔ اس واسطے $\frac{1}{6}$ بموجب ہدایت ملا ملے گا۔

باپ جو ملا ۲۳ پر ہے اس کو بیوی و ماں کے ساتھ ملایا۔ تو عصبہ ہوا اور جب بیٹی کے ساتھ رکھا تو $\frac{1}{6}$ و عصبہ ہوا۔ اس کو $\frac{1}{6}$ و عصبہ ملے گا۔

لڑکی جو ملا ۳ پر ہے اس کو بیوی ماں باپ کے ساتھ رکھ کر دیکھا۔ تو $\frac{1}{2}$ نکلا

گویا:۔	بیوی	ماں	باپ	بیٹی	
	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$ + عصبہ	$\frac{1}{2}$	کل ملا ۲۴
	۳	۴	۴ + ۱	۱۲	

مولوی محمد علی صاحب کی انجمن اشاعت اسلام اور قرآن کریم کے ترجمے

مولوی محمد علی صاحب موقع بے موقع قریباً اپنی ہر تقریر و تحریر میں اس بات پر بڑے فخر کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ کہ انہوں نے انگریزی میں قرآن کا ترجمہ شائع کیا۔ اور اسے بہت بڑی اسلامی خدمت اور بے نظیر کارنامہ قرار دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کچھ عرصہ سے جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت کا ذکر بڑے طمطراق سے کر رہے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان تراجم اور نوٹوں میں کیا نکات بیان کئے گئے ہیں۔ صرف یہ امر قابل غور ہے۔ کہ ان تراجم کی تیاری میں مولوی محمد علی صاحب کی اس انجمن کا کس قدر دخل ہے۔ جس کی جوبلی منانے کا انہوں نے حال ہی میں ذکر کیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو ان تراجم کی بنا پر کہاں تک فخر کرنے کا حق حاصل ہے۔ انگریزی ترجمہ قرآن مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن قادیان کے ملازم ہونے کی حیثیت سے اور کئی ہزار روپیہ تنخواہ کا وصول کر کے کیا۔ لیکن آخر اسے لے کر لاہور چلے گئے۔ اور اپنی طرف سے شائع کر کے اس پر کمیشن وصول کرنے لگ گئے۔

جرمن زبان کے ترجمہ کی حقیقت ذیل کی تحریر سے عیاں ہے۔ جو ۶ رمئی کے زمیندار میں شائع ہوئی ہے۔ لکھا ہے۔

۱۹۳۲ء تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خواہش پر قرآن مجید کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا تھا۔ اب وہ ترجمہ انجمن کی طرف سے جرمنی میں شائع ہو رہا ہے اور اس کے صفحہ اول کا عکس میری نظر سے لائنٹ میں گذرا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا کہ اس میں مترجم کا نام مولوی صدر الدین ہے۔ مولوی صاحب مذکور انجمن کے جنرل سکرٹری ہیں۔ اور اس کے ترجمے کو چھپوانے کے لئے وہی برلن گئے ہوئے ہیں۔ یہ ترجمہ شروع سے آخر تک میرا کیا ہوا ہے اور مولوی صاحب موصوف کا اس میں ایک لفظ بھی نہیں۔ جب میں لاہور میں یہ ترجمہ کر رہا تھا تو اسی زمانے میں بیرن عمر ایرنفلز وہاں آئے ہوئے تھے اور انہوں نے تمام اراکین انجمن کے سامنے میرے ترجمے کی صحت کی تعریف کی تھی یعنی صحیح جرمن کی۔ جب مولوی صدر الدین جرمنی گئے تو انہوں نے پہلے انجمن کو اس مضمون کے خطوط لکھے کہ وہ ترجمے کی اصلاح کرا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود الحمد کی پہلی آیت کا ترجمہ بلحاظ جرمن کے غلط ہے"۔ لائنٹ میں تحض صفحہ اول کا عکس چھپا ہے معلوم نہیں کہ باقی صفحوں میں اور کتنی غلطیاں ہونگی۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے صدر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں احتجاج کیا اور خط رجسٹری شدہ بھیجا۔ اس واقعہ کو تین ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اس خط کا جواب تک دینا گوارا نہیں کیا۔ راقم آپ کا خادم (ڈاکٹر) [illegible]

کوئی گھر نہ دُنیا میں تاریک چھوڑو

ہر ایک دل سے رشتہ جہالت کا توڑو

خواتین کی آواز

مشرق کی عورتوں میں صحیح تعلیم اور اصلاح حال کا چرچا کرنیوالا

صنف نازک کی حمایت کرنیوالا

رسالہ خاتون مشرق دہلی

پاکیزہ اور نہایت آسان

علمی۔ ادبی۔ اصلاحی مضامین اور کشیدہ کاری کا بہترین مجموعہ

تہذیب و تمدّن۔ معاشرت اور اصلاح خیال علمبردار

ہر قسم کے غیر مہذب اور ناپسند۔ مردانہ۔ زنانہ دواؤں کے اشتہارات سے بالکل پاک صاف اور خالی

مہینے بھر کے تمام دُنیا کے مختصر حالات اور واقعات

لڑکیوں کو خانہ داری اور کشیدہ کاری۔ ہنر اور سلیقہ سکھانے والے بہت عمدہ اور عام فہم مضمون

۵۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ایک سال کا چندہ ایک روپیہ (عہ) مستقل بنیادوں پر فہمیدہ خاتون فرحت

و رحمیدہ خانم حجاب کی ادارت میں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔

سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ یا وی۔ پی منگانے کی اجازت دیجئے

اگر اس اشتہار کا اعتبار نہ ہو تو نمونہ مفت منگا کر ملاحظہ فرمایئے

منیجر رسالہ خاتون مشرق اُردو بازار دہلی

۱۷۱

ٹریکٹ کیسے اور کن مضامین پر ہوں؟

صیغہ نشرو اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جو سلسلہ ٹریکٹ جاری ہے۔ اس کے متعلق دوست مشورہ دیں۔ کہ ان کو کس طرح زیادہ دلچسپ بنایا جائے۔ اور کن مضامین پر مشتمل ٹریکٹ سال رواں میں پبلک کے سامنے رکھے جائیں۔ فوری توجہ کا متمنی:- مہتمم نشرواشاعت قادیان

اعلان

ماسٹر نذیر حسین صاحب پسر حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور کا پتہ نظارت ہذا کو جلد مطلوب ہے اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گذرے تو وہ فوراً اپنے پتے سے اطلاع دیں اور اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ بھی مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں۔ ناظر امور عامہ

Ahmadiyya Supply Company Ltd

احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ کے جملہ قرض خواہوں کو چاہیئے کہ وہ ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء کو یا اس سے قبل اپنے نام اور مفصل مطالبات سے مجھے بہ حیثیت لیکویڈیٹر کمپنی مذکور مطلع کریں۔ نیز اس امر کے لئے بھی آمادہ رہیں کہ عندالضرورت اور مقررہ وقت کے اندر ان کو اپنے مطالبات کی صحت کا ثبوت پیش کرنا ہوگا ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں کسی کا حق نہ ہوگا کہ قرضوں کی تقسیم کے لئے فراہم شدہ روپے سے استفادہ حاصل کر سکے

چوہدری محمد یوسف بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر بٹالہ

۴ مئی ۱۹۳۸ء

In the Matter of Ahmadiyya Supply Company Ltd.

The creditors of the above named Company are required on or before the 30th of May 1938 to send their names and addresses & the particulars of their claims of debts to me, the Liquidator of the said Company, and if so required by such notice shall prove their said debts and claims at a specified time in such notice, or in default thereof they will be excluded from the benefit of any distribution made before such debts are proved.

Ch. Mohd Yusuf B.A.LL.B.
Pleader Batala Liquidator

4.5.38.

قادیان کی جائداد

قادیان میں کسی قسم کی جائداد بصورت زمین مکان یا دکان بذریعہ بیعنامہ خریدنے یا فروخت کرنے یا اس کے کرایہ پر لینے یا دینے کے انتظام کرنے کے لئے جنرل سروس کمپنی کی خدمات حاضر ہیں۔ مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کٹک ۴ رمئی۔ اڑیسہ کے گورنر سر جان ہیوبک نے اپنی رخصت منسوخ کرالی ہے۔ چنانچہ مسٹر ڈین ریونیو کمشنر کو اب اڑیسہ کا قائم مقام گورنر مقرر نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح کانگرس وزارت کے مجوزہ استعفا سے جو سیاسی تعطل پیدا ہو جانے کا امکان تھا وہ جاتا رہا ہے۔

پشاور ۴ رمئی۔ آج گاندھی جی نے گورنر سرحد سے ملاقات کی۔ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

شملہ ۴ رمئی۔ اڑیسہ کا آئینی تعطل جس طرح وائسرائے نے ختم کیا ہے اس پر شملہ میں وائسرائے کو خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے۔

پیرس ۳ رمئی۔ فرانس گورنمنٹ نے قومی تحفظ کی نئی سکیم کے سلسلہ میں ۱۲ ۷ ۴ ملین فرانک قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ اس رقم میں نہ صرف ۱۹۳۸ء میں خریدے جانے والے اسلحہ کے لئے ضروری رقوم شامل ہیں۔ بلکہ وہ اندازہ بھی شامل ہے جو ۱۹۳۹ء میں تیار ہونے والے دو جنگی جہازوں اور ایک کروڑر اور ۸ تباہ کن کشتیوں پر خرچ کی جانے والی رقم کا ہے۔

میڈرڈ ۳ رمئی۔ آج پھر باغی طیاروں نے میڈرڈ پر شدید بمباری کی۔ جس کی وجہ سے ۵۰ آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ برطانوی سفیر کے مطالعہ کا کمرہ بموں کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ علاوہ ازیں برطانوی قونصل جنرل کے رہائشی مکان میں بھی تین بم گرے۔

روم ۳ر آج ہر ہٹلر کے وارد روما ہونے پر شاہانہ استقبال کیا گیا جو لوگ ہر ہٹلر کی سپیشل ٹرین آنے سے پہلے اس کے استقبال کے لئے سٹیشن پر پہنچ چکے تھے ان میں شاہ روما اور مسولینی کے نام قابل ذکر ہیں۔ جب ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات ہو رہی تھی۔ اس وقت پلیٹ فارم پر بینڈ باجہ کے ذریعہ جرمنی کا قومی گیت گایا جا رہا تھا اس کے بعد بینڈ پر اٹلی کا فیسسٹ گیت گایا گیا۔ پھر ہٹلر مسولینی کی معیت میں شہر کی طرف روانہ ہوا

لنڈن ۳ رمئی۔ ٹوکیو سے آمدہ ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی سپاہ بتدریج دریائے ینگسی کے ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف بڑھ رہی ہے علاوہ ازیں جاپانی سپاہ نے چینی شہر کوٹچن پر قبضہ کر لیا ہے۔

برلن ۳ رمئی۔ کل گرینڈ ڈیوک آف یرل آف رشیا کی بیٹی شہزادی کیلرا کی شادی سابق قیصر جرمنی کے پوتے سے ہوئی۔ اس تقریب میں یک صد کے قریب شہزادوں اور شہزادیوں نے شرکت کی۔

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ع۷ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی گنگا بینکنگ اینڈ انشورنس کمپنی (زیر لیکویڈیشن خود اختیاری) اور درخواست منجانب ایس ہرنام سنگھ زیر دفعات ۲۱۶ و ۲۰۹ (ب) ایکٹ کمپنی ہائے ہند۔

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مسٹر اجیت رام ایڈووکیٹ نے ایس ہرنام سنگھ قرض خواہ کمپنی مذکور کی جانب سے ایک درخواست ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو بدیں استدعا عدالت ہذا میں گزرانی تھی۔ کہ جبکہ کمپنی مذکور کے حصہ داران کے اجلاس منعقدہ ۵ مارچ ۱۹۳۸ء میں پاس کیا گیا تھا۔ مسٹر بی ڈی بنسال کو مسٹر ملک راج کپور آف کمپنی مذکورہ بالا کے ساتھ جائنٹ لیکویڈیٹر مقرر کیا جاتے۔ اور از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکورہ عدالت ہذا میں ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء کو دس بجے قبل دوپہر پیش ہو اور جو شخص ایسے حکم کے اصدار کی جس کی درخواست مذکور میں استدعا کی گئی ہے زیر ایکٹ مذکورہ بالا مخالفت کرنا چاہتے۔ تو وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔

اگر کوئی شخص درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے اور اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی

آج بتاریخ ۲۶ راپریل ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم جج ان

(مہر عدالت)

کے۔ سی۔ دیب ڈپٹی رجسٹرار

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۶۹ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی نادرن انڈیا کارپوریشن لیمیٹڈ حالیہ موسومہ بہ ڈرکوپ سیونگ مشین کمپنی (انڈیا) لیمیٹڈ درخواست منجانب مسماۃ بی بی رشیدہ زوجہ لفٹننٹ ایچ۔ آئی۔ احمد آف لاہور زیر دفعات ۱۶۲ و ۱۶۳ ایکٹ کمپنی ہائے ہند برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور۔

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مسماۃ بی بی رشیدہ زوجہ لفٹننٹ ایچ آئی احمد آف لاہور قرض خواہ کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور ۷ مارچ ۱۹۳۸ء کو عدالت ہذا میں گزرانی تھی۔ اور از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۳ رجون ۱۹۳۸ء کو پیش ہو۔ اور جو قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ مذکورہ بالا کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔

اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکورہ بالا کی نقل لینا چاہے تو وہ عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اور اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ راپریل ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم جج ان

(مہر عدالت)

کے۔ سی۔ دیب۔ ڈپٹی رجسٹرار

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۹۳۸-۶-۱ یا کسی بعد کی تاریخ سے ایک سال کے لئے جالندھر سٹی بکنگ ایجنسی کو چلانے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر ۱۱-۵-۳۸ کو ۴ بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اور ۱۲-۵-۳۸ کو ۱۱ بجے قبل دوپہر چیف کمرشل منیجرز آفس میں ٹنڈر بھیجنے والے ان اصحاب کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ جو اس تاریخ کو وقت مقررہ پر حاضر ہونگے۔ کامیاب ٹنڈرر کو ۲۸-۵-۳۸ کو ۱۰۰۰-۳ روپیہ کی رقم بطور ضمانت داخل کرانی ہوگی۔

ٹھیکیدار کو مندرجہ ذیل ضروریات مہیا کرنی ہوں گی

(۱) اسے ایک مناسب عمارت مہیا کرنی ہوگی۔ جسے نارتھ ویسٹرن ریلوے مسافروں پارسلوں اور دوسرے ایسے سامان کے بکنگ کے لئے منظور کرے گی۔ جو بڑے حجم کی اشیاء مویشیوں۔ اسلحہ اور بارود وغیرہ کے علاوہ ہوگا۔

(۲) اسے پارسلوں اور دوسرے سامان کو سٹی بکنگ ایجنسی اور جالندھر سٹی ریلوے سٹیشن کے درمیان لانے اور لے جانے کے لئے چھکڑوں یا لاریوں کا انتظام کرنا ہوگا۔

(۳) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام سے پہلے منظوری حاصل کرکے اسے مسافروں کے بکنگ اور پارسلوں اور سامان کے سٹی بکنگ ایجنسی اور جالندھر سٹی ریلوے سٹیشن کے درمیان لانے اور لے جانے کے لئے اپنا سٹاف رکھنا ہوگا۔

(۴) اسے ان پارسلوں اور سامان کا جو ایجنسی اور جالندھر سٹی ریلوے سٹیشن کے درمیان لائے اور لے جائے جائیں گے۔ چوری ہو جانے۔ تباہ ہونے۔ ضائع ہو جانے یا نقصان پہنچنے کے لئے جن میں تھرڈ پارٹی کے خطرات بھی شامل ہونگے بیمہ کرانا ہوگا۔

ٹھیکیدار کو اپنے ٹنڈر میں مندرجہ ذیل امور کو واضح کر دینا چاہئے

(۱) پارسلوں اور سامان کے لئے فی من یا اس کے کسی حصہ کے لئے کم سے کم قیمت جو مذکورہ بالا شق ۲ میں مندرج پارسلوں اور سامان کے لیجانے کے لئے اسے منظور ہوگی۔

(۲) مذکورہ بالا شق ۱ تا شق ۴ میں مندرج ریلوے کے کام کے لئے اسے کس قدر معاوضہ منظور ہوگا۔

ٹنڈر سربمہر لفافوں میں آنے چاہئیں۔ جن پر جالندھر شہر سٹی بکنگ ایجنسی لکھا ہوا ہو وہ معاہدہ جو کامیاب ٹنڈرر کو کرنا پڑتا ہے۔ اس کی ایک کاپی آفس آف دی چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے ۲ روپے میں حاصل کی جاسکتی ہے ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ جس ٹنڈر کو چاہے منظور کرے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ سب سے کم اجرت والے ٹنڈر کو منظور کیا جائے

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم مئی ۱۹۳۸ء سے انٹر اور تھرڈ کلاس سیٹوں کا ریزرویشن جو بحساب چار آنے فی سیٹ ریزرویشن فیس سے ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل ٹرینوں میں ان کے بالمقابل لکھے ہوئے سٹیشنوں سے بند کر دیا جائیگا

ٹرین		سٹیشن
۸	ڈاؤن کراچی میل	لاہور
۷	اَپ کراچی میل	کراچی شہر
۷۶	ڈاؤن	لاہور

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ